حجاب کے سماجی قبول عام کے اسباب، قرآن کے معاشرتی نظام کی رو سے
(طریقہ، مواد، عوامل)

گروہ مولفین: فاضل حسامی، محمد یاسین بصیرت

مترجم: مولانا منہال حسین

تلخیص مقدمہ

سماجیات کی رو سے انسان ہمیشہ اپنے اعمال و کردار میں آئیڈیل کا پیرو ہوتا ہے، انسانی رفتار و کردار کے آئیڈیل ہمیشہ سماج پر حاکم نظام کے مطابق افراد جامعہ کے سپرد ہوتے ہیں اور افراد جامعہ انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنا کر ان کے اعمال و افعال کی تقلید کرتے ہیں اور اسکی پابندی کی کوشش کرتے ہیں، انہیں اعمال و افعال میں سے ایک حجاب ہے، اسلامی سماج میں حجاب حقیقت میں ایک قسم کالباس ہے، اس لباس کو سماج میں عام کرنے اور افراد جامعہ کو اس کا پابند بنانے کے لئے منصوبہ اور حکمت عملی کی ضرورت ہے، جب ہم بہترین حکمت عملی کے ذریعہ حجاب کے لئے سماج کے افراد کو قانع کردیں گے تب اس کے آثار و فوائد ہمارے لئے آشکار ہوں گے اور ہم اسے سماج کا حصہ بنا کر اسے عام کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

حجاب بھی دیگر امور کی طرح سماج میں داخل ہونے اور مقبولیت پانے تک مختلف نشیب وفراز اور مراحل سے گذرتا ہے، اسلامی آئیڈیالوجی کے مطابق قرآن کریم حجاب کو عام کرنے کا منفرد ذریعہ ہے، جب سماج میں رہنے کے لئے عورتوں کی جانب سے حجاب کی رعایت قانونی ہو جائے گی اور اس حجاب کے ذریعہ محرم و نامحرم کے درمیان فاصلہ کی پوری وضاحت ہو جائے گی، اس وقت قرآن کے اجتماعی نظام کے مطابق حجاب کو سماج میں عام کرنے کا فائدہ واضح ہوگا، پس جب قرآنی دستور العمل کے مطابق حجاب سماج کا حصہ بن جائے گا اس وقت اسے ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے اور انہیں قانع کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی، اس ہدف کی تحصیل کے لئے ہم نے اس امر میں دخیل روش، محتوا اور عوامل کے سلسلہ میں تحقیق کی ہے،

بطور روش ہم نے اہل بیت علیہم السلام کی مثال پیش کی ہے اور محتوا کے عنوان سے قرآن مجید کو اور عوامل و اسباب کے عنوان سے خانوادہ اور قرآن مجید سے حجاب پر مشتمل آیتوں کو پیش کیا ہے۔

۱۔ مفہومی دائرہ عمل

۱۔۱۔ لغت میں حجاب کے معنی ہیں: کسی چیز تک پہنچنے سے روکنا[۱] اور چھپانے کے ہیں[۲] فقہی اعتبار سے اس کا معنی ستر اور ساتر یعنی عورت کا اپنے آپ کو نامحرموں کی دید سے چھپانا ہے لیکن اس مقام پر حجاب کا معنی اسلامی لباس ہے جس کے ذریعہ عورت اپنے بدن کو نامحرموں کی دید سے دور رکھتی ہے اور اسے خود نمائی کی اجازت نہیں ہوتی، جب یہ دونوں چیزیں اکٹھا ہوتی ہیں تو حجاب کامل ہوتا ہے۔

۱۔ ۲۔ نظام اور نظام اجتماعی

نظام کلمہ نظم سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے: ایک ایسا مجموعہ جس کے تمام افراد کے درمیان زبردست رابطہ پایا جاتا ہو،[۳] یہی وہ نظام ہے جو افعال و کردار کو پوری طرح کنٹرول کرتا ہے اور پھر جب ثقافت ایسے نظام کے کنٹرول میں آتی ہے تو وہ پروان چڑھتی ہے۔[۴]

قرآن کریم کی نظر میں وہی نظام قابل قبول ہے جو قرآنی ثقافت سے متاثر ہو، اس لئے کہ قرآنی نظام میں حرکت اور سعی و کوشش ہمیشہ سعادت و خوشبختی کی راہ میں ہوتی ہے، افراد جامعہ کا رابطہ خدا سے اٹوٹ ہوتا ہے، اس پر ایمان رکھتے ہیں، آیۃ اللہ شہید صدر علیہ الرحمہ قرآنی سماج میں انسان کے چار رابطے بیان

۱۔ راغب اصفہانی، ۱۴۱۲ق، ص ۲۱۹

۲۔ ابن منظور، ۱۴۱۴ق، ج ۱، ص ۲۹۸

۳۔ آگبرن و مایر، ۱۳۵۷، ص ۲۶۳

۴۔ روشہ، ۱۳۷۶، ص ۲۳۰، ریتزر، ۱۳۷۴، ص ۱۳۸

کرتے ہیں؛انسان کا خود اپنی ذات سے رابطہ، طبیعت سے رابطہ، دیگر انسانوں کے کے ساتھ رابطہ اور خدا کے ساتھ رابطہ اور خدا سے رابطہ از باب استخلاف ہے جس کا اثر بقیہ تینوں روابط میں پایا جاتا ہے۔[۱]

ا۔۳۔ سماجی کاری

سماجی کاری حقیقت میں ایک ایسا نظام ہے جس میں ثقافتی طور طریقے بچوں میں منتقل کئے جاتے ہیں تاکہ وہ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے بعد رشید اور ہوشیار ہو جائیں، یہی وہ سسٹم ہے جس کے ذریعہ اقدار کو دوسری نسلوں تک منتقل کیا جاتا ہے اور ثقافتوں کی حفاظت ہوتی ہے۔[۲]

۲۔ حجاب کو سماج میں عام کرنے کے طریقے

اگر حجاب کو سماج میں عام کرنا ہو تو اس کے دو طریقہ ہیں؛آشکار اور پنہاں

آشکار طریقہ یہ ہے کہ حجاب کو کھلم کھلا دلیل و برہان کے ذریعہ پیش کیا جائے، تقلید، تلقین اور تعلیم،آشکار روش کے بہترین نمونے ہیں جن کے ذریعہ حجاب کو عام کیا جاسکتا ہے، لیکن حجاب کو عام کرنے کا پنہاں طریقہ غیر مستقیم ہے،اس روش کے مطابق سماج کے افراد کے لئے ایسے شرائط اور حالات فراہم کئے جاتے ہیں کہ وہ خود حجاب کو سمجھنے اور قبول کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔[۳]

۳۔ مرجع گروہ سے تاثیر پذیری کے طریقے

جامعہ شناسی یا سوشیالوجی میں مفہوم گروہ مرجع کی تعریف تین طرح سے بیان کی جاتی ہے؛

ا۔ایسا گروہ جو مقائسہ کے لئے معیار سمجھا جاتا ہے

۲۔ایسا گروہ جس میں عام لوگ شامل ہونا چاہتے ہوں

ا۔ صدر،۱۳۸۱، ص ۱۳۳۔۱۳۵

۲۔ گیدنز،۱۳۸۵، ص ۸۶

۳۔ ریتزر،۱۳۷۴، ص ۱۴۷

۳۔ وہ گروہ جس کے اعمال دیگر لوگوں کے آئیڈیل ہوں۔[۱]

تیسری تعریف ہمارے لئے مورد بحث ہے اس لئے کہ یہ گروہ سماج کے لئے آئیڈیل ہے اور اسکی بہتر تشکیل میں کافی مددگار ہوتا ہے لہٰذا سماج کو حجاب کی جانب راغب کرنے کے لئے قرآن کریم کے مورد نظر گروہ مرجع کو عام لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ بآسانی قبول کرسکیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایسے گروہ فرد اور سماج کی بہتری میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، قرآن مجید کے مورد نظر گروہ مرجع یعنی اہل بیت علیہم السلام وہ ہستیاں ہیں جن کے اعمال و کردار آئیڈیل ہیں اور حجاب کو ان کی مدد سے سماج میں عام کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ قرآن مجید کی نظر میں سماج کو حجاب کی جانب راغب کرنے کا محتوا

سماجیات کا اصلی جوہر ثقافت اور فرہنگ ہے کہ جس کا ایک حصہ اسلافی عقائد اور وہ اقدار ہیں جو ان سے وابستہ ہوتے ہیں۔[۲] اس حساب سے فرہنگ حقیقت میں عقائد، اقدار اور معیارات کا مرکب ہوتا ہے لہٰذا وہ ایک خاص برنامہ کے تحت سماج کے نظام، افعال اور آثار کو کنٹرول کرتا ہے، قرآنی ثقافت کے مطابق جب سماج حجاب کو اہمیت دیتا ہے تو خودبخود افراد جامعہ اسے قبول کرنے پر آمادہ ہونے لگتے ہیں اور اس طرح حجاب سماج کے بنیادی عناصر میں شامل ہوجاتا ہے اور رفتہ رفتہ سلامتی کی جانب بڑھنے لگتا ہے اور یہ سلسلہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہوتا ہے۔

حجاب کے سلسلہ میں قرآن مجید کی تعلیمات فطرت الٰہی سے ہم آہنگ ہونے کی بناپر سماج کے جس فرد کے سامنے پیش کی جاتی ہے وہ حجاب کو اپنی باطنی ضرورت کے مطابق پاتا ہے اور اسے قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے اگرچہ عقل سلیم اور فطرت پاکیزہ اسے قبول کرنے کی راہ میں سب سے پہلی شرط ہے۔

۱۔ صدیق سروستانی وہاشمی، ۱۳۸۱، ص ۱۵۹
۲۔ گولد، ۱۳۸۴، ص ۶۲۹

۵۔معاشرہ سازی میں حجاب پر فرہنگی عقیدہ

عقائد کسی بھی فرہنگ اور ثقافت کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں، فرہنگ سے وابستہ عقائد وہ عناصر ہوتے ہیں کہ جن سے صحیح راستہ انتخاب کرنے میں مدد لیا جاتا ہے۔[1]

اجتماعی نظام میں فرہنگ سے وابستہ عقائد کا بڑا مقام ہوتا ہے یا ایران کے ماہر الٰہیات جناب باہنر کے بیان کے مطابق؛اجتماعی نظام عقائد پر قائم اور استوار ہوتا ہے۔[2]

قرآن مجید کے اجتماعی نظام میں حجاب انہیں عقائد کا ایک حصہ ہے، جس کا انحصار سماج کے لوگوں کے ایمان اور پاکیزگی پر ہوتا ہے۔[3] مذکورہ آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جب سماج حجاب کو قبول کرلیتا ہے تو اجتماعی نظام صاف ستھرا اور جاہلی رسم و رواج سے پاکیزہ ہوجاتا ہے اور یہ امر اسی وقت محقق ہوتا ہے جب سماج دل کی گہرائیوں سے اسے قبول کرلے، سماج کی پاکیزگی اور اس کی جانب سے حجاب کو تسلیم کرنے کے درمیان رابطہ اس طرح ہے کہ الٰہی سماج میں لوگ خدا کو مد نظر قرار دیتے ہیں اور حجاب پر اس لئے پورا ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ان کا محافظ ہے اسی لئے وہ اہل بیت علیہم السلام کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں اور اسطرح ایک سماج پوری طرح حجاب کے سامنے تسلیم ہوجاتا ہے۔اگرچہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ کا مخاطب اہل بیت علیہم السلام ہیں لیکن یہ سفارش عام مسلمان عورتوں کو بھی شامل ہے اس لئے کہ اگر حفظ حرمت کے لئے اہل بیت علیہم السلام کو حجاب کی سفارش کی گئی ہے تو ان کے مقابلے میں عام لوگ بدرجہ اولیٰ اس کے مخاطب ہیں اور ان پر حجاب واجب ہے۔

۶۔حجاب سماج کے لئے فرہنگی اقدار کی حیثیت سے

اقدار فرہنگ کا ایک اہم عنصر ہے، لہٰذا اقدار کا فرہنگ کے عقائد کے ساتھ مرتبط ہونا اور انکے لئے مناسب ہونا بہت ضروری ہے[4] حجاب فرہنگی اقدار کا حصہ اور اسلامی ثقافت کا جزء لاینفک ہے، اقدار کی رو سے سماج کا

---

۱ یونسکو، ۱۳۷۹، ص ۲۸۸
۲ باہنر، ۱۳۶۱، ص ۶
۳ سورہ احزاب، ۳۳، نور ۳۱
۴۔ مندراس، ۱۳۸۴، ص ۱۶۳

حجاب کو تسلیم کرنا حقیقت میں وحی اور خدا کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کو دی ہوئی تعلیمات کی بنا پر ہے، پس اگر وہ تعلیمات اور اقدار سماج میں نافذ ہوجائیں تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ سماج سعادتمند ہوجائے گا، لہٰذا اسے اہمیت دینا اور اس کو اپنانا بہت ضروری ہے، جیسا کہ خداوند عالم قرآن مجید میں حجاب کے سلسلہ میں فرماتا ہے: اے رسول! اپنی ازواج، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ چادر سے اپنے آپ کو چھپائیں، تاکہ وہ اس کی مدد سے عفت و پاکدامنی سے نزدیک رہ سکیں، اور انہیں کوئی اذیت نہ دے سکے بے شک خدا بہت بخشنے والا مہربان ہے۔[۱]

علامہ طباطبائی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حجاب کا فلسفہ یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ صاحب حجاب عفیف ہے تاکہ اسے کوئی پریشان نہ کرنے پائے، مخصوصا اہل فسق ان سے نزدیک نہ ہونے پائیں، اس کے علاوہ دنیاوالوں کو بھی یہ پیغام پہنچ جائے کہ عورتیں پوری طرح آزاد ہیں۔[۲]

مذکورہ آیت کی تفسیر کے پیش نظر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ حجاب سماج میں نفسیاتی سکون ڈالتا ہے اور اجتماعی طور پر فساد کے عام ہونے کو روکتا ہے، عورتیں حجاب میں سماج میں حاضر ہوسکتی ہیں، کام کاج میں مشغول ہوسکتی ہیں لہٰذا حجاب حقیقت میں سماج کی عفت میں عورتوں کا زبردست محافظ ہے[۳]

اس تفسیر سے ایک بات یہ بھی روشن ہوتی ہے کہ سماج میں حجاب اس طرح عام ہوجائے کہ دنیا محجبہ عورتوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھے اور حجاب کے ساتھ عورتوں کا وقار دوبالا ہوجائے اور جو بیمار دل ہیں وہ مایوس ہوجائیں، اسلام نے حجاب کو عورتوں کی عزت اور ان کے وقار کی حفاظت کے لئے متعین کیا ہے اور سماج میں فعالیت کے لئے انہیں حداکثر اجازت دے رکھی ہے، حقیقت میں حجاب عورت اور مرد کے درمیان فاصلہ کا نام ہے تاکہ اس کے ذریعہ سماجی نظم وضبط کو قائم کیا جاسکے، حجاب کی صورت میں عورت کی قدر و منزلت کبھی بھی مرد سے نیچے نہیں رہ سکتی بلکہ مدام قوی ہوتی جاتی ہے۔[۴]

۱۔ سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹
۲۔ طباطبائی، ۱۳۹۳ق، ج۱۶، ص ۳۴۰
۳۔ خطیب، ۱۹۶۹، ج۲۲، ص ۷۵۲۔۷۵۱
۴۔ مطہری، ۱۳۶۸، ص ۸۴۔۹۵

۷۔ حجاب سماجی کاری میں فرہنگی معیارات کی مانند ہے

معیارات ہمیشہ فرہنگ کا جزء ہوتے ہیں بلکہ ایسے اصول و قواعد ہیں جن کی پابندی کرنا سماج کے ہر فرد پر ضرور ہوتا ہے، معیارات کے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زندگی میں کچھ منکرات ہیں اور کچھ معروفات ہیں۔[۱] سماجی کاری میں معیارات کا مقام کچھ اس طرح ہے کہ افراد جامعہ معیارات کو سمجھنے کے بعد اپنی زندگی کے طور طریقہ کو تنظیم کرتے ہیں، خاص حالات میں عکس العمل کے طور طریقے سمجھتے ہیں۔

قرآن مجید نے حجاب کو فرہنگی معیار کے عنوان سے پیش کیا ہے، فرماتا ہے: صاحبان ایمان سے کہہ دیں کہ وہ نامحرموں کے مقابلے میں اپنی نظریں نیچی کرلیں اور اپنے دامن کو بے عفت ہونے سے بچالیں۔۔۔ اسی طرح باایمان عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو ہوس باز لوگوں سے دور رکھیں، اپنی عفت کی حفاظت کریں اور ضرورت سے زیادہ اپنی آرائش کو آشکار نہ کریں، دوپٹے کو سینہ پر ڈال کر رکھیں اور اپنی خوبصورتی کو آشکار نہ ہونے دیں۔[۲]

فرہنگ کی رو سے طرز برخورد معیارات کا ایک حصہ ہے، مذکورہ آیت میں حجاب کے طرز برخورد کو بیان کیا گیا ہے، یعنی حجاب کو سماج میں عام کرنے کے لئے اسی طرز برخورد کی ضرورت ہے، سید قطب کے نظریہ کے مطابق مذکورہ آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے سماج سازی کے لئے بہت ہی مناسب قوانین وضع کئے ہیں، سید قطب نے اپنے تجربے کی بنیاد پر اس بات کا دعویٰ بھی کیا ہے کہ مغربی سماج پردہ کو آزاد رکھنے کے بعد بھی انسانی خواہشات کو مہار کرنے اور ایک سالم سماج کی تشکیل میں ناکام رہا ہے، عورتوں اور مردوں کے درمیان فطری رابطہ پایا جاتا ہے، اور دونوں کے اندر ایک دوسرے سے تعلقات قائم کرنے کی حس موجود ہوتی ہے، عورت آرائش کو پسند کرتی ہے لیکن اسلام نے اسے آرائش سے منع نہیں کیا ہے بلکہ اس کے صحیح استعمال کے مواقع بتائے ہیں۔[۳]

۱۔ گیدنز، ۱۳۸۵، ص۵۶

۲۔ سورہ نور، آیت نمبر ۳۰۔۳۱

۳۔ سید قطب، ۱۴۱۹ق، ج۴، ص۲۵۱۔ ۲۵۴

حجاب کو فرہنگی معیار تصور کرتے ہوئے قبول کرنا حقیقت میں سماج میں رہنے کے طور طریقے کی پابندی کا نام ہے کہ عورت حجاب کے ساتھ سماج میں آزاد گھوم سکتی ہے، سورہ نور کی اکتیسویں آیت میں خداوند عالم فرماتا ہے: اسلامی شریعت مشکل ساز نہیں ہے اسی لئے اس نے بدن کو پوری طرح حجاب کا حکم نہیں دیا ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں اور نفسیاتی اعتبار سے رنج آور بھی ہے، اسی لئے تعبیر (الا ما ظھر منھا) استعمال کیا کہ جہاں اظہار میں کوئی حرج نہیں ہے اور تقاضا بھی یہی ہے، ایسے مقامات اور اعضاء مستثنیٰ ہیں، تاکہ عورت اپنی اجتماعی زندگی کی مدیریت کر سکے۔[1]

۸۔ سماجیت کے عوامل واسباب

سماجی کاری کے عوامل و اسباب آئیڈیل کو افراد جامعہ تک منتقل کرنے میں کارساز ہوتے ہیں اور انہیں آئیڈیل کے مطابق ان کی تربیت ہوتی ہے، اگرچہ عوامل واسباب تاثیر گذاری میں متفاوت ہوتے ہیں بعض بہت جلد لوگوں کو جذب کر لیتے ہیں اور بعض کو مجذوب کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے، عوامل واسباب کی تاثیر گذاری کا اندازہ افراد جامعہ کے قبول کرنے اور اسی کے مطابق رفتار کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسے سماج میں کیسے جینا ہے اور کن حدود کی رعایت کرنا ہے، یہ وہ سلسلہ ہے جو انسان کے ابتدائے تولد سے موت تک رہتا ہے، ہم یہاں پر انہیں اسباب و علل میں بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں؛

۸۔۱۔ خاندان

سماجیت کے عوامل واسباب میں سے ایک عامل اور سبب خانوادہ ہے، انسان وہیں پیدا ہوتا ہے اور ہمیشہ اس کی حمایت کے زیر سایہ رہتا ہے، بچپنے میں اس کے تعلقات انہیں کے افراد سے زیادہ ہوتے ہیں جو اپنے آپ میں بہت گہرے بھی ہوتے ہیں، وہ اسی سسٹم میں سب سے پہلے تعلیم حاصل کرتا ہے، اسی لئے ایک سماج کی اصلی بنیاد خانوادہ سمجھا جاتا ہے، کے بزرگ حضرات یعنی ماں باپ اپنی اولاد کو معاشرہ ساز بناتے ہیں،۔

۱۔ خطیب، ۱۹۶۹، ج۱۸، ص ۱۲۶۴

اسی طرح قرآن مجید کی نظر میں خاندانی کی بڑی اہمیت ہے، سماج میں فرہنگ کی قبولیت کا سارا دار ومدار اسی پر ہوتا ہے، تربیت جس قدر مضبوط ہوگی، سماج اتناہی مضبوط ہوگا اور ان دونوں کے درمیان رابطہ بھی اتناہی مضبوط ہوگا۔ اگر قرآن کی نظر میں دیکھا جائے تو محبت ورحمت کا رابطہ سب سے مضبوط رابطہ ہوتا ہے۔[۱] اسی لئے قرآن مجید کے اجتماعی نظام میں اگر حجاب کو سماج میں کرنا ہے تو پھر اہل خانہ اور خاندان والوں میں محبت والفت کے ذریعہ امکان پذیر ہے، علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ سورہ روم کی اکیسویں آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک خانوادہ میں محبت و مودت کا بہترین نمونہ اولاد کی اچھی تربیت ہے، [۲] کا حامل ہے، جس خانوادہ میں محبت اور مہربانی حاکم ہوتی ہے اور اس کے افراد میں اٹوٹ رشتہ پایا جاتا ہے، اسی طرح خاندانوں کی مدد سے حجاب کو بھی سماج میں بآسانی عام کیا جاسکتا ہے، افراد جامعہ اسے ایک اقدار اور ثقافت کا حصہ سمجھتے ہوئے قبول کر سکتے ہیں اور اس طرح انہیں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

۸۔۲۔ حلقہ احباب

سماجیات کو قبول کرنے کے اسباب میں سے ایک سبب حلقہ احباب ہے، حلقہ احباب سماج کے وہ عناصر ہیں جو فرد کے افکار کی تربیت میں بہت اہم کردار نبھاتے ہیں اور نوجوانی کے عالم میں سب سے زیادہ موثر بھی ہوتے ہیں، وہ جس چیز کو چاہیں سماجیات کا حصہ بنا سکتے ہیں اسی لئے حلقہ احباب ایک نوجوان کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔[۳]

قرآن کریم نے بھی حلقہ احباب کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ کس طرح انسان کی سعادت اور شقاوت کا باعث بنتے ہیں، ہم یہاں پر صرف ایک مورد کی طرف اشارہ کرتے ہیں، قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: قیامت کے دن خسارہ میں رہنے والے اپنی انگلیاں چبائیں گے اور کہیں گے کہ اے کاش ہمارے اور فلاں دوست میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، اس نے مجھے گمراہ کیا اور وہی آج میری بدبختی کا باعث ہے۔[۴]

۱۔ سورہ روم، آیت نمبر ۲۱
۲۔ طباطبائی، ۱۳۷۴، ج ۱۶، ص ۲۵۰
۳۔ کوین، ۱۳۸۳، ص ۸۰
۴۔ سورہ فرقان، آیت نمبر ۲۷۔۲۸

ایسی آیتوں سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ کس طرح حلقہ احباب ساجیات کو تسلیم کرنے میں کردار نبھاتے ہیں، لٰہذا جب حلقہ احباب میں حجاب جیسا مسئلہ اقدار کی شکل اختیار کرلے تو پھر اسے اپنانا اور اسے سماج کا حصہ مان کر تسلیم کرنا بہت آسان ہوجاتا ہے، ایسے سماج میں جب کوئی بدحجاب ہو بھی جائے تو حلقہ احباب کی جانب سے بے توجہی کا شکار ہوگا اور اس طرح اسے تسلیم کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، اسی لئے حلقہ احباب سماجیات کی مقبولیت میں بہت اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

۸۔۳۔ذرائع ابلاغ

ذرائع ابلاغ سماجیات کی مقبولیت میں بہت اہم کردار نبھاتی ہیں، وہ جس چیز کو چاہیں سماج کا حصہ اور اقدار کی فہرست میں شامل کردیں بلکہ ہمارے زیادہ تر افعال و کردار ذرائع ابلاغ سے بلکہ گیدنز کی تعبیر کے مطابق لوگوں کے افکار و اعمال ذرائع ابلاغ سے متاثر ہوتے ہیں،[۱] حقیقت میں ذرائع ابلاغ سماج میں تعلیم و تربیت، خبررسانی اور نظم و نسق کی برقراری میں بہت مددگار ہوتے ہیں اسی لئے جب حجاب ذرائع ابلاغ کی نظر میں قابل قدر ہوجائے اور وہ افراد سماج میں اسے عام کرنا چاہے تو پھر اس پر عمل درآمد بہت آسان ہوجاتا ہے اور لوگ اسے بہت آسانی سے قبول کرلیتے ہیں، مخصوصا آج کے دور میں میڈیا جس طرح لوگوں کے افکار و اعمال پر اثر ڈال رہی ہے اور ان کے دلوں پر قبضہ کئے ہوئے ہے، اس سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے،

چونکہ حجاب ابھی تک عالمی ذرائع ابلاغ کا منظور نظر نہیں بن پایا ہے لٰہذا بدحجابی کو عام کرنے میں سرگرم ہے، قرآن کریم میں میڈیا کا تذکرہ نہیں ہوا ہے لیکن امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ذکر ہوا ہے، جس میں حجاب کو معروف اور بدحجابی کو منکر کا نام دیا جاتا ہے، اس معروف و منکر کو میڈیا کے ذریعہ لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے اور انہیں اسے قبول کرنے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ گیدنز، ۱۳۸۵، ص۱۰۶

۸۔۴۔ تعلیم وتربیت

سماجیات کی مقبولیت میں اہم کردار نبھانے والوں میں ایک عنصر تعلیم وتربیت ہے، اگر حجاب کی صحیح تعریف پیش کی جائے، اس کے مصادیق کی بہترین تبیین ہو اور اسے بطور صحیح سماج کا عنصر قرار دیا جائے تو اسے بہت آسانی سے تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جاسکتا ہے، اس طرح بچوں کو حجاب سے آشنا اور سماج میں اس کے صحیح استعمال کے طور طریقے اور اس کی اہمیت کو ان کے لئے واضح کیا جاسکتا ہے، رابرت سون کے مطابق مہد تعلیم ایک ایسا عنصر ہے جو کسی بھی چیز کو بہت آسانی سے نوجوانوں کے نزدیک مقبول بناسکتا ہے [1] تعلیمی نصاب اقدار اور آئیڈیل کو ایک خاص نظم وضبط کے ساتھ یکساں طور پر پورے سماج کی تربیت اور انہیں کسی بھی چیز کو قبول کرنے پر آمادہ کرتا ہے، اسی لئے تعلیمی نصاب سماجیات کی مقبولیت میں بنیادی کردار نبھاتا ہے۔ [2] اگر حجاب کو تعلیمی نصاب کے ذریعہ سماج کا حصہ بنایا جائے تو اس سے بہتر کچھ بھی نہیں ہے، اس لئے کہ حجاب ایک مذہبی امر ہے جس کو بچوں میں عام کرنے اور اسے سمجھنے اور قبول میں تعلیمی نصاب بہترین مددگار ہے، جیسا کہ قرآن مجید کے سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵۹ میں سب سے پہلے حجاب کو ازواج نبیؐ کے لئے بیان فرماتا ہے، اس کے بعد اسے مسلمان عورتوں کے لئے آئیڈیل قرار دیتا ہے، قرآنی نظریہ کے مطابق حجاب پابندی کا نام نہیں بلکہ حفاظت اور وقار کا نام ہے، اگر اس نگاہ سے حجاب کی تفسیر کی جائے تو اسے عام کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی، مخصوصاً جب حجاب کو اہلبیت علیہم السلام کی تعلیمات کے آئینہ میں پیش کیا جائے تو اسے سماج کا حصہ بننے اور لوگوں کی جانب سے اسے تسلیم کرنے میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

نتیجہ

موجودہ حالات وشرائط اس بات کے متقاضی ہیں کہ حجاب کے سلسلہ میں علمی گفتگو پیش کی جائے، قرآن مجید کے اجتماعی نظام میں حجاب کی مقبولیت کے لئے علمی روش، عالمانہ تحلیل اور قرآنی اور اہل بیت علیہم السلام کے معیارات کی روشنی میں اسے پیش کرنے کی ضرورت ہے، قرآنی ثقافت عقیدہ، یقین اور اقدار کی محوریت

۱۔ رابرت سون، ۱۳۷۷، ص ۱۲۸
۲۔ فومنی، ۱۳۸۲، ص ۶۷

کے ہمراہ حجاب کی مقبولیت کالب لباب ہے، حجاب کا اہم اور باارزش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حجاب چونکہ الٰہی پیغام اور حکم ہے جس کی وجہ سے اسلامی سماج میں خاص اہمیت کا حامل ہے اور لوگوں پر لازم ہے کہ اسے خاص اہمیت دیں اور حجاب کا فرہنگی عنصر اور اقدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حجاب سماجی فعالیت اور سرگرمیوں میں نظم وضبط ایجاد کرتا ہے اور سماج کے لوگوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ صاحب حجاب کو باعفت سمجھیں اور اس کا احترام کریں، اس پر انگلی نہ اٹھائیں اور انہیں ایذارسانی نہ کریں، سماج میں حجاب کی مقبولیت کے اسباب میں سے ایک سبب خاندان میں محبت والفت کا ہونا ہے جو حجاب کو قابل قدر اور اسے محبوب بنادیتا ہے، محرم اور نامحرم کی حدبندی اولاد کو پابند بناتی ہے، اسی طرح جب حلقہ احباب اسی حساب سے اختیار کئے جائیں تو وہ حجاب کو ایک راسخ عقیدہ اور اسے الٰہی پیغام درک کرنے میں کافی مددگار ہوتے ہیں، تمام مبلغان اسلام پر واجب ہے کہ وہ ذرائع ابلاغ کا سہارا لے کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے آئینہ میں حجاب کو عام کریں، اس کی اہمیت کو اجاگر کریں اور اس کے فلسفہ کو لوگوں کے لئے حل کریں، اسی طرح تعلیمی ادارات پر لازم ہے کہ وہ حجاب کو تعلیمی نصاب میں شامل کرکے بچوں کے دلوں میں حجاب کی اہمیت، عقیدہ، اس کے مصادیق اور دیگر حدود کو بیان کرنے اور سمجھانے کی انتھک کوشش کریں، مذکورہ تمام عوامل واسباب حجاب کو سماج میں مقبول بنانے میں کافی مددگار ہیں، انہیں کے ساتھ قرآنی آیتیں بھی موجود ہیں جو اس کے فلسفہ کو بخوبی بیان کرتی ہیں، جس کا سہارا لے کر مومنوں کے دلوں کو مضبوط کیا جاسکتا ہے اور حجاب کو عام کرنے کی راہ میں ان سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

منابع ومآخذ

قرآن کریم

نہج البلاغہ

۱۔ ابن قتیبہ الدینوری، عبداللہ بن مسلم، ۱۳۸۴ش، تاویل مشکل القرآن (ترجمہ، محمد حسین بحری بیناباج)، مشہد، انتشارات آستان قدس رضوی

۲۔ ابن منظور، ابی الفضل جمال الدین محمد بن مکرم (۱۴۱۴ق) لسان العرب، بیروت، دار الفکر لطباعۃ والنشر والتوزیع

۳۔ احصایی، ابن ابی جمہور، ۱۴۰۳ق، عوالی اللئالی، چاپ اول، قم، مطبعۃ سید الشہداء

۴۔ اسمیت، فیلیپ دانیل، ۱۳۸۳، درامدی بر نظریہ فرہنگی (ترجمہ، حسن پویان) تہران، دفترپژوہش ہای فرہنگی، مرکز بین المللی گفتگوی تمدن ہا

۵۔ آگبرن، ویلیام، نیم کوف، مایر، ۱۳۵۷، زمینہ جامعہ شناسی (ترجمہ، امیر حسین آریانپور)، تہران، انتشارات امیر کبیر

۶۔ باہنر، محمد جواد، ۱۳۶۱، جہان بینی اسلامی، تہران، نشر فرہنگ اسلامی

۷۔ برگر، پیتر؛ توماس، لوکمان، ۱۳۸۷، ساخت اجتماعی واقعیت (ترجمہ، عزت اللہ فولادوند)، تہران، انتشارات علمی، فرہنگی

۸۔ خطیب، عبدالکریم، ۱۹۶۹م، التفسیر القرآنی للقرآن، [بی جا]، بیروت، دار الفکر العربی

۹۔ رابرت سون، یان، ۱۳۷۷، درآمدی بر جامعہ (ترجمہ، حسین بہروان)، تہران، انتشارات آستان قدس رضوی

۱۰۔ راغب اصفہانی، حسین بن محمد، ۱۴۱۲ق، مفردات الفاظ القرآن (تحقیق، صفوان عدنان داودی) دمشق، بیروت، دار القلم، دار الشامیہ

۱۱۔ روشہ، گی، ۱۳۷۶، جامعہ شناسی پارسونز (ترجمہ، عبدالحسین نیک گہر) تہران، تبیان

۱۲۔ ریتزر، جورج ۱۳۷۴، نظریہ جامعہ شناسی در دوران معاصر (ترجمہ: محسن ثلاثی)، تہران، علمی

۱۳۔ سید قطب، ۱۴۱۹ق، فی ظلال القرآن، بیروت، قاہرہ، دار الشروق

۱۴۔ صدر، محمد باقر، ۱۳۸۱، تفسیر موضوعی سنت ہای تاریخ در قرآن (ترجمہ: جمال موسوی اصفہانی) تہران، انتشارات تفاہم

۱۵۔ صدوق، محمد (۱۳۷۸ق) عیون اخبار الرضا، تہران، انتشارات جوان

۱۶۔ صدیق سروستانی، رحمت اللہ، ہاشمی، سید ضیا، ۱۳۸۱ گروہ ہای مرجع در جامعہ شناسی وروان شناس اجتماعی باتاکید بر نظریہ ہای مرتن وفستینگر، مجلّہ نامہ علوم اجتماعی

۱۷۔ طباطبایی، محمد حسین ۱۳۸۴، تفسیر المیزان ترجمہ، محمد باقر موسوی، قم دفتر انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ

۱۸۔ طباطبایی، محمد حسین ۱۳۹۳ق، تفسیر المیزان، قم، اسماعیلیان

۱۹۔ فومنی، گلشن ۱۳۸۲، جامعہ شناسی آموزش وپرورش، تہران، نشر دوران

۲۰۔ کوین، بروس ۱۳۷۳ درآمدی بر جامعہ شناسی (ترجمہ، محسن ثلاثی) تہران، نشر توتیا

۲۱۔ گولد، جولیوس (۱۳۸۴ش) فرہنگ علوم اجتماعی (ترجمہ، گروہی) تہران، انتشارات مازیار

۲۲۔ گیدنز، آنتونی ۱۳۸۵، جامعہ شناسی (ترجمہ، منوچہر صبوری)، تہران، نشرنی

۲۳۔ مطہری مرتضٰی ۱۳۶۸، مسئلہ حجاب، تہران، صدرا

۲۴۔ مطہری، مرتضی، ۱۳۸۱، مجموعہ آثار، تہران، صدرا

۲۵۔ مغنیہ، محمد جواد ۱۳۸۳، التفسیر الکاشف، قم، دار الکتاب الاسلامی

۲۶۔ مکارم شیرازی، ناصر، ۱۳۷۴، تفسیر نمونہ، تہران، دار الکتب الاسلامیہ

۲۷۔ مندراس، ہانری، ۱۳۸۴، مبانی جامعہ شناسی (ترجمہ، باقر پرہام) تہران، انتشارات امیر کبیر

۲۸۔ یونسکو (۱۳۷۹) راہبردہای عملی توسعہ فرہنگی، (مجموعہ پنج دفتر دربارہ توسعہ فرہنگی) (ترجمہ، محمد فاضلی) تہران، وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی، معاونت پژوہش و آموزشی، مرکز پژوہش ہای بنیادی، موسسہ فرہنگی انتشاراتی تبیان